قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ٭ (الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

الفضل

فہرست مضامین

Digtized by Khilafat Library

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۴ | ۳ مارچ ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ | نمبر ۶۹

مدینۃ المسیح

یکم مارچ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز رہی۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے اگلے دن آرام ہو گیا۔ اور خطبہ جمعہ حضور نے ہی پڑھا ٭

مکرمی جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے لڑکے فضل کریم کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے امۃ الرحمٰن دختر سید عزیز الرحمٰن صاحب سے دو سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بابرکت کرے ٭

مطلع ابر آلود ہے۔ کسی قدر ترشح بھی ہوا۔ بارش کی سخت ضرورت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب انشاء اللہ مورخہ ۱۰ ماہ حال کو بعد از نماز جمعہ عازم ولایت ہو جائینگے خدا تعالیٰ آپ کو بخیریت پہنچا کر بعد

اخبار احمدیہ

رویداد مباحثہ نواں شہر

مولوی عبدالسلام صاحب کی تحریک سے ماہ جنوری ۱۹۱۷ء میں ساتن دھرم سبھا نواں شہر اور احمدی جماعت کے مابین ایک نہایت ہی دلچسپ اور عظیم الشان مباحثہ مورتی پوجا بابت پر بمقام نواں شہر منعقد ہوا تھا۔ جسکی رویداد بوجہ عدم گنجائش درج نہ کی جا سکی۔ اب شائع کی جاتی ہے۔ ساتن دھرم سبھا کی طرف سے ایک شخص پنڈت رام ناتھ مناظر تھا۔ احمدیوں کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت مولوی عبداللطیف صاحب آف گنا چور مناظر تھے۔ جلسہ مناظرہ کے پریزیڈنٹ جناب حاجی چودھری غلام احمد خان صاحب کریام قرار پائے۔ مباحثہ اڑھائی بجے شروع ہو کر ٹھیک پانچ بجے شام ختم ہوا۔ پہلے آدھ گھنٹہ ساتن دھرمی مناظر نے تقریر کی۔ اسکے بعد آدھ گھنٹہ احمدی مناظر نے۔ اسکے بعد دس دس منٹ یکے بعد دیگرے ہر ایک مناظر نے تقریر کی۔ آخری دس منٹ احمدی مناظر کے حصہ میں آئے مباحثہ پڑاؤ میں ہوا۔ شہر کے معززین اور تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ کثرت سے جمع تھے۔ گرد و نواح کے دیہات کے معزز زمیندار بھی جو کسی مقدمہ کے لئے تحصیل میں جمع تھے مباحثہ میں شامل ہوئے۔ کریام۔ لنگڑوعہ۔ گڑھ شنکر۔ بیرم پور اور کاٹھ گڑھ سے بھی بعض احمدی احباب مباحثہ سننے کی غرض سے پہنچ گئے تھے۔ ساتنی مناظر نے ابھی اسلئے آسمانی کتاب سے اپنی تائید میں کوئی دلیل نہ دی۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے کہا کہ عبادت کے متعلق ہدایت کرنا الہامی کتاب کا فرض ہے۔ اگر الہامی کتاب مورتی پوجا کے متعلق کوئی ہدایت نہیں دیتی۔ تو معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ صرف

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

آپ لوگوں کی اختراع ہے۔ آپ مورتی پوجا کے مدعی ہیں۔ تو آپ وید منتر سے اپنے دعویٰ کو پیش کریں۔ اور وید ہی سے اسکے دلائل پیش کریں۔ کیونکہ جو الہامی کتاب اپنے دعوے کے دلائل میں کسی انسان کی محتاج ہے وہ الہامی کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی ضروری ہے کہ اپنے مطالب کی تشریح اور بیان اور ثبوت میں کسی انسان کی وکالت کی محتاج نہ ہو۔ اور اگر کسی بات کو بیان کرے تو اس کی دلیل بھی خود ہی دے۔ پھر آپ وید مقدس سے پرستش یا پوجا کی تعریف بتادیں۔ اور وہ اوصاف بیان کریں۔ جن کے موجود ہونے کی وجہ سے کسی چیز کی پرستش کرنا لازم ہو پھر مورتی یا بتوں میں ان اوصاف کا ہونا ثابت کریں اسکے بغیر آپ کی کوئی بات قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ اسکے بعد مولوی صاحب نے قرآن شریف سے اور عقلی دلائل سے پرستش اور عبادت کی تعریف بیان کی۔ اور یہ ثابت کیا کہ سوائے ذات الٰہی کے کسی اور چیز کی پرستش کرنا پرستش کی تعریف کو ہی باطل کر دیتا ہے۔ اسکے بعد قرآن شریف سے وہ اوصاف بیان کئے۔ جن کا ہونا معبود ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اور پھر یہ ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی عبادت کے لائق ہے۔ اور سوائے ذات الٰہی کے کوئی دوسری چیز معبود نہیں ہو سکتی۔

ساتنی مناظر مورتی پوجا کی تائید میں کوئی معقول بات پیش نہ کر سکا۔ اور نہ ہی اس نے پرستش کی کوئی تعریف قائم کر کے یہ ثابت کیا کہ مورتی کی پرستش ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس نے یہ بتایا کہ معبود میں کیا کیا اوصاف ہونے چاہئیں۔ تاکہ بتوں کو معبود بنایا جاوے۔ وہ مولوی صاحب کے مطالبات سے عاجز آکر محض بے معنی باتوں سے اپنے وقت کو گذارتا رہا۔

خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو اس مباحثہ میں عظیم الشان فتح دی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

خوشاب میں تبلیغ

برادر محمد بخش صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ خوشاب اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ چراغ الدین صاحب مبلغ شہر خوشاب میں مقیم ہیں۔ آپ مردوں اور عورتوں میں درس دیتے ہیں۔

علاقہ میں تبلیغ کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ شہر میں بھی تبلیغی لیکچر شروع ہو گئے ہیں۔ خاصہ مجمع ہوتا ہے۔ پہلے یہاں باقاعدہ انجمن نہ تھی۔ اب انجمن بھی قائم ہو گئی ہے۔

لائلپور میں وعظ

برادر محمد یوسف صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لائلپور لکھتے ہیں کہ ۱۰ اور ۱۱ فروری کو وعظ کا انتظام کیا گیا۔ ۱۰ فروری کو بابو سراج الحق صاحب نے فوائد نماز پر تقریر کی۔ اور ۱۱ فروری کو جناب ماسٹر ہدایت اللہ صاحب نے علم کے متعلق اپنی تقریر کی۔

ریاست کپورتھلہ میں مدرسہ احمدیہ

برادر عبد السمیع صاحب کپورتھلہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے یہاں مرزا محمد افضل خان صاحب مقیم ہیں۔ قرآن کریم کا مدرسہ کھولکر انہیں استاد مقرر کیا گیا ہے۔ نیز بیرونجات میں ان سے وعظ وغیرہ بھی کرایا جاتا ہے۔

اعلان بیعت

ڈاکٹر مہر دل خان صاحب کیمپ بیل پور (بنوں) کے ایک لڑکے شاہزادہ خان صاحب یہاں پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ چند دنوں میں نیک نمونہ دیکھ کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اب وہ درخواست کرتے ہیں کہ ان کا نام چھاپ دیا جائے۔ نیز محمد مبارک علی صاحب رنگپوری سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے دل و جان سے حضرت صاحب کی بیعت قبول کرلی ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر خلیفۃ المسیح والمہدی کو خلیفہ ثانی مانتا ہوں مہربانی کرکے بذریعہ اخبار اعلان کر دیجئے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔

درخواست دعا

برادر محمد اسحٰق صاحب قادیانی بصرہ سے اپنی خیر و عافیت کے لئے اور برادر محمد عبد الرحیم صاحب تاجر بٹالہ سے اپنے لڑکے محمد عبد القیوم کے سالانہ امتحان میں پاس ہونے کے لئے اور برادر سراج الدین صاحب پنجابی سوداگر احمد نگر سے اپنے کاروبار کے لئے اور عبد اللہ خان صاحب مردان سے اپنے بھتیجے اور بھائی صوبیدار محمد افضل خان صاحب کے لئے جو میدان جنگ میں جارہے ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

سید وزارت حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ مونگھیر۔ برادر شریف الحسن صاحب کے فوت ہونے کی اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ میاں کریم بخش صاحب کنسٹبل کی معہ انکی لڑکی کے ایک شقی القلب انسان کے ہاتھ سے قتل ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔

تلاش عزیز

برادر محمد ابراہیم صاحب ۱۲۹۲ موضع برہ نو ڈاکخانہ رائے ونڈ تحصیل لاہور کا لڑکا جس کا نام محمد صدیق اور عمر ۱۷ سال چہرہ لمبوترا رنگ سانولا کئی روز سے گم ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو انہیں اطلاع دیں۔

دو لڑکیوں کی شادی

دو شریف خاندان کی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۲-۱۷ سال ہے۔ نکاح کے لئے دو شریف راجپوت گھرانے کے لڑکوں کی ضرورت ہے۔ جن کی عمر ۱۹-۱۷ سال ہو۔ بر سر روزگار ہوں یا اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر الفضل قادیان ہو۔

درخواست کریں

برادر محمد حسین صاحب گھڑی ساز فرید کوٹ کو خدا نے بچہ دیا ہے۔ وہ شکرانہ میں تین ماہ کے لئے کسی غیر مستطیع کے نام اخبار جاری کرانا چاہتے ہیں۔ جزاہ اللہ کوئی صاحب درخواست کریں۔

زرعی زمین کے خریداروں کو اطلاع

قادیان میں ایک زمین قریباً پچاس ساٹھ گھماؤں رہن ہونے والی ہے اسوقت زرعی زمین کی قیمت قادیان میں اڑھائی سو روپیہ گھماؤں تک ہے۔ اس سے نصف یعنی سوا سو روپیہ فی گھماؤں پر یہ زمین بر رہن رکھی جائیگی۔ چونکہ بعض احباب قادیان میں زمین لینے کے خواہشمند ہیں۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب لینا چاہتے ہوں وہ فوراً دفتر الفضل میں اپنی درخواست بھیجدیں اور یہ بھی تحریر فرمادیں کہ کسقدر زمین لینا چاہتے ہیں۔

زمین کا اکثر حصہ قریباً ایک جگہ واقعہ ہو یعنی کھیت پاس پاس ہیں اگر فاصلہ ہے تو بہت کم۔ جسمیں نگرانی میں فرق نہیں آسکتا۔ زمین بارانی ہے لیکن ایک کنواں تعمیر کیا وہ اس زمین میں ہے جو سامان آبکشی لگانے سے پانی دینے کے قابل ہو سکتا ہے اس میں نصف کے حصہ دار اس زمین کے مرتہن ہو سکتے ہیں ماسوقت ان کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۳ مارچ ۱۹۱۷ء

اہل حدیث کی ایک غلطی کا اظہار

پچھلے دنوں جو تحریریں مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے مباحثہ اسمہٗ احمد کے متعلق میں شائع ہوئی تھیں ان میں سے کسی تحریر میں انہوں نے منجملہ دیگر نامعقول شرائط کے ایک شرط یہ بھی لکھی تھی۔ کہ میں مباحثہ تب کرتا ہوں کہ پہلے حضرت خلیفہ ثانی مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ یہ ثابت کردیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام (اسم ذات) احمد نہ تھا۔ اسکے جواب میں "مباحثہ اسمہٗ احمد کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کو آخری دعوت" کے عنوان سے حضرت خلیفہ ثانی نے الفضل مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء میں ایک مختصر سا ٹریکٹ شائع کرایا تھا۔ اس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ نفی کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے۔ اس پر پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۷ء میں ایک معترضانہ مضمون نکلا۔ جس کا عنوان ہے۔ "خلیفہ قادیان کی علمیت"۔ طرز تحریر سے پایا جاتا ہے کہ مضمون نویس مولوی ثناء اللہ نے اپنی طرف سے نکتہ چینی کرنے میں پورا زور لگایا ہے۔ گو نفس مضمون پر سخت ہے لیکن بتانا یہ چاہا ہے کہ خلیفہ ثانی کی یہ علمی غلطی ہے۔ کہ انہوں نے ایسا فقرہ لکھا۔ اور کہدیا کہ نفی کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ

اہلحدیث لکھتا ہے:۔

"ایک وہ چیز ہے عدم علم کا اور ایک ہے علم العدم کا عدم علم میں قائل پر ثبوت نہیں ہوتا۔ علم العدم میں ثبوت ہوتا ہے۔ مثلاً تثلیث نصاریٰ کی بابت ایک بیان یہ ہے کہ میں اسے نہیں جانتا۔ یہ تو ہے عدم علم اسپر کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ دوسرا بیان ہے کہ تثلیث کوئی صحیح نہیں یہ ہے علم العدم اسکو نفی بھی کہتے ہیں۔ اور اسپر دلیل کی حاجت ہے قرآن شریف نے دونوں مرتبوں میں کلام کیا ہے عدم علم کے مرتبہ میں دلیل مانگی ہے۔ علم العدم کے مرتبہ میں دلیل دی ہے"۔ نتیجہ یہ کہ اسمہٗ احمد کی بحث میں خلیفہ قادیان (خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ) کو پہلے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم کا نام احمد نہ تھا کیونکہ یہ صورت علم العدم کی ہے نہ کہ عدم العلم۔ اور اسکے خلاف خلیفہ قادیان نے جو کچھ کہا یہ انکی علمی غلطی ہے۔

اسکے جواب میں مولوی ثناء اللہ کو جاننا چاہیئے کہ اول تو کسی چیز کے وجود یا عدم کا مجرد علم ہرگز اس امر کا مقتضی نہیں ہے کہ اس کا اثبات کیا جاوے۔ جب تک کہ اسے بطور دعویٰ پیش نہ کیا جاوے۔ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص لاکھوں نہیں۔ بلکہ کروڑوں باتوں کا علم رکھتا ہو لیکن اس علم کی وجہ سے اسکے ذمہ یہ لازم نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے معلومات میں سے ایک ایک کا ثبوت دینے بیٹھے ہاں وہ اپنے معلومات میں سے جس بات کو بالمقابل دعویٰ کی حیثیت میں پیش کرے گا اسکے اثبات کا وہ ذمہ وار ہوگا۔ غرض کسی امر کی بابت اسکے وجود یا عدم کا علم مطلقاً اسکے اثبات کا مقتضی نہیں ہوتا اسی طرح اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کے کسی دعویٰ کی نفی کرے تو اس نفی کا ثبوت منکر کے ذمہ نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ نفی کو دعویٰ کی حیثیت میں پیش نہ کرے۔ مختصر یہ کہ ثبوت کا محتاج ہمیشہ دعوےٰ ہوتا ہے نہ کہ مجرد علم۔ چنانچہ مباحثات میں ہمیشہ بار ثبوت اسی فریق پر ہوتا ہے جو مدعی ہو۔ اور دوسرے فریق پر جو کہ اس پہلے فریق کے دعویٰ کی نفی کے لئے کھڑا ہوتا ہے کسی بات کو ثابت کرنا لازم نہیں ہوتا۔ جب تک کہ مدعی فریق اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش نہ کر چکے۔ بلکہ مدعی کی طرف سے دلائل پیش ہو چکنے کے بعد بھی دوسرے فریق پر نفی کا ثبوت دینا لازم نہیں ہوتا۔ اس کا اصل کام صرف یہ ہوتا ہے کہ مدعی کے دلائل پر جرح کرے یا انہیں رد کردے۔ حالانکہ وہ ہمیشہ اسبات سے جس پر مباحثہ کی بنا ہوتی ہے بے خبر اور بے علم ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر اسکو علم العدم کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

دوسرے مسئلہ زیر بحث کی نسبت مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا ہے کہ "قادیانی پارٹی کہتی ہے کہ اس احمد (نام) سے مراد مرزا غلام احمد ہیں۔ لاہوری پارٹی کہتی ہے۔ آنحضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں"۔ یعنے قادیانی فریق کا دعویٰ ہے کہ اس آیت میں اسمہٗ احمد سے مراد حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور لاہوری فریق کا یہ دعویٰ ہے کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ اور ہر ایک فریق اپنے فریق مقابل کے دعویٰ کی نفی کرتا ہے۔ پس جب آپ ہی کے قول کے مطابق ہمارا دعوےٰ یہ نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سے مراد نہیں۔ بلکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے مراد ہیں۔ تو اس صورت بحث میں اسبات کا بار ثبوت ہم پر سمجھنا کمال درجہ کی جہالت اور نادانی ہے۔ اگر آپ سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کے انہی الفاظ پر غور کر لیتے۔ جو خود نقل کئے ہیں تو اپنے مذکورہ بالا قول کی سب بیہودگی خود منکشف ہو جاتی۔ کیونکہ ان میں حضور صریحاً فرماتے ہیں کہ:۔

"روزانہ عدالتوں میں مقدمات ہوتے ہیں ان میں مدعی کے ذمہ اپنے دعویٰ کا ثبوت رکھا جاتا ہے۔ اور مدعا علیہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ مدعی کے دلائل کو رد کر دے"۔

لیکن ہم چاہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کو خلیفۃ المسیح ثانی کی ایسی صاف اور واضح تر تحریریں بھی بتادیں جن سے انکی آنکھیں کھل جاویں۔ اور انکو صاف نظر آجاوے کہ یہ صورت علم العدم کی نہیں ہے۔ بلکہ عدم العلم کی ہے۔ جیسے آپ (ثناء اللہ) خود بھی مانتے ہیں۔ کہ ایسی حالت میں بار ثبوت فریق ثانی کے ذمہ ہی ہوتا ہے عینک لگائیے اور پڑھئے۔ خلیفۃ المسیح ثانی مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء کے الفضل صفحہ ۷ کالم ۳ میں مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:۔

"دوسری وجہ آپکے استدلال کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ دلیل دینا مدعی کا کام ہے نہ منکر کا منکر تو صرف اسلئے انکار کرتا ہے کہ اسکے پاس اس بات کے ثبوت کی کوئی وجہ نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد

تھا اور آپ اس پیشگوئی کے مصداق تھے میں
کہتا ہوں مجھے ایمان کا ثبوت نہیں ملا اس
لئے اس وقت تک کہ مجھے ثبوت نہ ملے میں اس
بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ اب آپ فرما دیں کہ
دلیل مجھ پر واجب ہوئی یا آپ پر۔ دعویٰ
آپ کا اور دلیل میں دوں۔ میرا کام تو آپ
کے دلائل کو اگر وہ غلط ہوں تو رد کرنا ہے
انکار کرنیوالے کا یہ فرض نہیں ہوتا کہ وہ انکار
کے دلائل دے۔ اسکی دلیل تو صرف اس قدر
ہے کہ اسے اسکے ثبوت نہیں ملے"

پھر صفحہ ۹ کالم ملا میں فرماتے ہیں:-

"عدم ثبوت کے باعث میں نہیں مانتا۔ ہاں
ثابت کر دو۔ تو قبول کروں گا"

پھر اسی کالم دوسرے میں یہ بھی ہے:-

"ہم ایمان کے قائل ہیں کہ یہ دعویٰ بلا دلیل
ہے۔ اس لئے ہم اسے قبول نہیں کرتے جب
کوئی شخص اس دعوے کی تصدیق میں دلائل دیگا
اور وہ دلائل جرح برداشت کر لینگے۔ تو ہم
بھی ایمان کو قبول کر لینگے"

مولوی صاحب! اب بتایئے۔ غلطی آپ کی ہے یا خلیفہ ثانی
کی۔ صاف کہدیجئے کہ نجاست خوری کی عادت بھی ہوہ
پوری کی ہے۔ ورنہ دراصل میں خلیفۃ المسیح ثانی کی کوئی غلطی
نہیں۔ میری ہی غلطی تھی کہ میں نے عدم العلم کو علم العدم
قرار دیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مذکورہ بالا اعتراض کی تفصیل
کرتے ہوئے جو یہ لکھا ہے کہ "تثلیث نصاریٰ کی بابت
ایک بیان یہ ہے کہ میں اسے جانتا نہیں۔ یہ تو ہے
عدم علم۔ اسپر کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ دوسرا بیان ہے
کہ تثلیث کوئی صحیح نہیں یہ ہے علم العدم۔ اسکو نفی بھی
کہتے ہیں۔ اور اسپر دلیل کی حاجت ہے۔ قرآن شریف نے
دونوں مرتبوں میں کلام کیا ہے۔ عدم علم کے مرتبہ
میں دلیل مانگی ہے۔ اور علم العدم کے مرتبہ میں دلیل دی
ہے"

ظاہر ہے کہ اس کا ماحصل یہ ہے کہ دیگر مذاہب کے
جن دعووں کی بابت خدا تعالےٰ نہیں جانتا تھا کہ وہ صحیح
یا غلط ہیں انکے متعلق تو دعویٰ کرنے والوں سے ثبوت طلب
کیا۔ اور جنکے غلط ہونے کا اُسے کسی ذریعہ سے علم ہو
گیا۔ اسکے غلط ہونے کا ثبوت قرآن کریم میں دیا ہے
تو یہ ایک ایسی جاہلانہ اور احمقانہ بات ہے۔ جو کسی عقلمند کی
قلم سے نہیں نکل سکتی۔ ہاں امرتسری مولوی فاضل ہے
کہ اس کا دماغ ایسے ایسے نکات عجیبہ ایجاد کر سکتا ہے۔

اپنے مضمون کے آخر میں مولوی ثناء اللہ صاحب تحریر
فرماتے ہیں:- "خلیفہ قادیان لکھتے ہیں۔ آج تک
کوئی عقلمند ایسا نہیں گذرا۔ جس نے نفی کا ثبوت رکھا ہو
مرزا صاحب قادیانی کا مشہور مباحثہ جو عیسائیوں کے ساتھ
پندرہ روز تک امرتسر میں ہوتا رہا۔ جسکی روئداد کا نام
ہے جنگ مقدس۔ اس میں دیکھئے مرزا صاحب حضرت
عیسیٰ کی الوہیت کے منکر ہیں۔ نفی کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم
سب کہتے ہیں۔ تاہم نفی پر دلیل دیتے ہیں"

مولوی صاحب کی اس افترا پردازی کی حقیقت کھولنے کے
سب سے اول ہم ان شرائط پر نظر کرتے ہیں۔ جن پر یہ مباحثہ
جنگ مقدس شروع کیا گیا تھا۔ چنانچہ رسالہ حجت الاسلام
میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ان شرائط کا ذکر
فرماتے ہوئے خود لکھتے ہیں کہ:-

"ہر ایک فریق کو چھ چھ دن فریق مخالف پر اعتراض
کرنے کے لئے دیئے گئے۔ اس طرح پر کہ اول
چھ روز تک ہمارا حق ہوگا کہ ہم فریق مخالف کے
مذہب اور تعلیم اور عقیدہ پر اعتراض کریں۔ مثلاً
حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی الوہیت اور
انکے بیٹے ہونے کے بارہ میں ثبوت مانگیں یا
اور کوئی اعتراض جو کسی مذہب پر ہو سکتا ہو
پیش کریں۔ ایسا ہی فریق مخالف کا بھی حق
ہوگا کہ وہ بھی چھ روز تک اسلامی تعلیم پر
اعتراض کئے جائیں"

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بطلان الوہیت مسیح
کا اثبات حضرت اقدس کے ذمہ نہیں رکھا گیا تھا۔

دوسرے اسی کتاب جنگ مقدس کے پہلے ہی صفحہ
پر لکھا ہے۔ ۲۲ ... ۶ بجکر ۲ منٹ پر مرزا صاحب نے الوہیت مسیح پر
سوال لکھنا شروع کیا" اور پھر خود حضرت اقدس علیہ السلام
اپنے سب سے پہلے پرچہ کو ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔

"واضح ہو۔ کہ بموجب شرائط قرار دادہ پرچہ علیحدہ ہو شدہ
۲۲ اپریل ۱۸۹۳ء پہلا سوال ہماری طرف سے یہ تجویز ہوا
تھا کہ ہم الوہیت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں مسٹر عبداللہ آتھم
صاحب سے سوال کرینگے۔ چنانچہ مطابق اسی شرط کے ذیل
میں لکھا جاتا ہے" اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت
اقدس نے اس مسئلہ پر جو کچھ لکھا۔ محض سوال اور اعتراض
کے طور پر لکھا نہ یہ کہ بار ثبوت اپنے ذمہ رکھا۔ اور اگر
اس ضمن میں بطور تبرع حضور نے ابطال الوہیت مسیح کے
ثبوت بھی دیدیئے۔ تو اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا
کہ آپ نے مدعی کی حیثیت میں نفی الوہیت مسیح کے دلائل
دیئے۔ بلکہ یہ ایک امر زائد تھا۔ جس سے حضور نے مناسب
موقع سمجھ کر اور کسی شرط قرار یافتہ کے خلاف نہ پاکر کام
لیا۔ چنانچہ حضور اپنے ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء کے پرچہ کے
شروع میں بھی فرماتے ہیں کہ "ڈپٹی صاحب میرا یہ
سوال تھا۔ کہ آپ جو حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہراتے ہیں۔ تو آپکے
پاس حضرت موصوف کی الوہیت پر کیا دلیل ہے۔ کیونکہ جبکہ
دنیا میں بہت سے فرقے اور قومیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ انہوں نے
اپنے اپنے پیشواؤں اور رہبروں کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔
...... تو پھر ایسی صورت میں ان متفرق خداؤں میں سے
ایک کو سچا خدا ٹھہرانے کے لئے کیا ضرور نہیں کہ بڑی بڑی
معقول دلائل کی ضرورت ہے"

ہمیں یاد آیا کہ مولوی ثناء اللہ نے جس طرح اپنے زعم میں منطق
سے تمسک کیا ہے۔ جسکی حقیقت اُوپر لکھوائی جا چکی ہے۔ ایسی
طرح انہوں نے علم العدم کے واجب الاثبات ہونے
کے ثبوت میں قانون کا نام بھی لیا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا ہے
کہ گویا قانون کا منشا بھی یہی ہے۔ اس لئے ہم مولوی صاحب
سے پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص آپ پر ہزار روپیہ کا دعویٰ
عدالت میں دائر کرے۔ جسکے متعلق آپ کو اچھی طرح سے
علم ہو کہ یہ دعویٰ سراسر جھوٹا ہے۔ تو بتایئے کہ یہ عدم العلم
کی صورت ہوگی یا علم العدم کی۔ ظاہر ہے کہ یہ علم العدم کی
صورت ہے۔ اب فرمایئے کہ آپکے جواب دعوےٰ کے بعد عدالت بار
ثبوت آپ پر رکھیگی یا مدعی پر۔ چاہیئے تو یہی کہ آپ پر رکھا جاوے
کیونکہ آپ کی منطق بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست ۞

مولوی عبدالعلی صاحب شیعی ہروی سے گفتگو

(از جناب حافظ روشن علی صاحب)

منشی خادم حسین صاحب بھیروی اور دیگر بعض احباب نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ کہ میرے اور مولوی عبدالعلی صاحب ہروی۔ ایرانی۔ شیعی کے مابین ریاست مالیر کوٹلہ میں کیا گفتگو ہوئی۔ سو بجائے اسکے کہ میں ہر ایک دوست کو فرداً فرداً بذریعہ خطوط جواب دوں۔ یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ جو کچھ یاد ہے۔ وہ بذریعہ اخبار دوستوں تک پہنچا دوں۔

مولوی محمد تقی صاحب شیعی مالیر کوٹلوی نے اپنے طور پر اس گفتگو کو قلم بند کیا تھا۔ لیکن ہماری طرف سے اس وقت لکھنے کا انتظام نہ تھا۔ اور نہ ہی میرے پاس اسکے متعلق کوئی نوٹ ہیں۔ البتہ میں اپنی یادداشت اور حافظہ سے کام لیکر نہایت دیانتداری سے حقیقت کا اظہار کرونگا۔

اصل مضمون

مولوی عبدالعلی صاحب ایرانی شیعہ پبلک میں بہت بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ انکے مالیر کوٹلہ آنے کی خبر جب میں نے ایک شیعہ صاحب سے سنی۔ تو ان سے کہا کہ مولوی صاحب موصوف جب کوئی وعظ کریں تو آپ مجھے بھی اطلاع دیں۔ ایک دن ان صاحب نے مجھے اطلاع دی کہ آج شب کو مولوی صاحب کا وعظ خان صاحب احسان علی خان صاحب کے مکان پر ہوگا۔ میں نے وعظ کے وقت کے قریب ایک آدمی کو خانصاحب موصوف کے مکان پر بھیجا کہ کیا آپ ہمیں بھی وعظ سننے کے لئے اپنے مکان پر حاضر ہونے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا لیکن اسکے بعد بھی دو تین دفعہ ہماری طرف سے حصول اجازت کے لئے آدمی گئے۔ لیکن انہوں نے انکار پر اصرار کیا۔ آخر میں نے مترجماً اس خیال سے رجوع کیا۔ اسکے دو روز بعد منشی احمد الدین صاحب نے جو میرے نہایت مہربان دوست ہیں۔ فرمایا کہ میں مولوی عبدالعلی صاحب کے ایک وعظ میں موجود تھا۔ اور مجھے انکے اس بیان پر نہایت تعجب ہوا۔ کہ وہ قرآن کریم کے معنے کچھ ایسے رنگ میں فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا وہ منشاء نہیں معلوم ہوتا جو مولوی صاحب ظاہر کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ انکے وعظ سے نمونتاً کچھ فرمایئے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ مولوی عبدالعلی صاحب نے اپنے وعظ میں یہ بیان کرتے ہوئے کہ انسان میں شرارت کہاں سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہا کہ انسان کے اصل کی پاکیزگی تو اسطرح ثابت ہے۔ کہ انسان تین چیزوں سے بنا ہے۔ مٹی سے۔ نفس سے اور روح سے۔ جس کا ثبوت سورۃ یٰس کی اس آیت سے ملتا ہے۔ سبحان الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمون (یٰس رکوع ۳) (ترجمہ موافق قول مولوی عبدالعلی صاحب) کہ پاک ہے۔ وہ جس نے پیدا کیا تمام جوڑوں یعنے انسانوں کو اس سے جو زمین اگاتی ہے یعنی مٹی سے اور نفس کو اور اس سے جو وہ نہیں جانتے یعنے روح سے۔

بقول مولوی عبدالعلی صاحب۔ اس آیت کا یہ منشاء ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ازواج کو جو پیدا کیا ہے۔ وہ مٹی سے۔ نفس اور روح سے پیدا کیا ہے۔ مٹی کے پاک ہونے کی دلیل تو فتیمموا صعیداً طیباً ہے۔ منشی احمد الدین صاحب سے یہ بات سنکر مجھے بہت تعجب ہوا کہ وہ اتنا مشہور عالم۔ اور اسطرح کی ہزیانات سے اس کا خطبہ۔ اس سے جو افسوس انکے وعظ سن سکنے کا مجھے تھا۔ وہ سب کافور ہو گیا۔ اور وقت بچ جانے پر کمال خوشی ہوئی۔

پھر یہی تذکرہ منشی صاحب نے ہز ہائینس جناب نواب محمد احمد علیخان صاحب والئی ریاست مالیر کوٹلہ اور آنریبل خان صاحب محمد ذوالفقار علی خان صاحب سے بھی کیا۔ یہاں تک کہ یہ بات مولوی عبدالعلی صاحب تک پہونچی۔ کہ میرے متعلق ایسا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اسپر مولوی صاحب نے فرمایا کہ منشی احمد الدین صاحب خود مجھ سے تبادلہ خیالات کر کے اپنی تشفی کر لیں۔ منشی احمد الدین صاحب نے انکے پاس میرا ذکر کر کے کہا کہ مذکورہ بالا سورہ یٰس کی آیت کے معنوں کے متعلق مولوی صاحب سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہے۔ ایک دن جب میں خیرو دانی کوٹھی سے مالیر کوٹلہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آیا تو بعد نماز منشی صاحب نے فرمایا کہ چلو۔ مولوی عبدالعلی صاحب سے اس آیت کے معنے کے متعلق تذکرہ کریں۔ میں نے کہا کہ کسی مذہبی مسئلہ کے متعلق بات چیت ہوتی۔ تو اچھا تھا۔ صرف ایک آیت کے معنی کے متعلق جو کسی خاص مسئلہ متنازعہ فیہا کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ بحث کرنے سے کیا حاصل ہوگا۔ لیکن چونکہ آپ مولوی عبدالعلی صاحب سے گفتگو کرنا ٹھہرا آئے ہیں۔ اسلئے میں چلتا ہوں۔ ہم چند آدمی جنمیں مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب۔ منشی احمد الدین صاحب۔ خان صاحب نواب محمد علی خان صاحب اور انکے صاحبزادگان اور بعض دوسرے احمدی دوست خان صاحب احسان علی خان صاحب کے مکان پر گئے جہاں مولوی عبدالعلی صاحب فروکش تھے۔ ایک نہایت وسیع دالان میں ہم سب لوگ بیٹھ گئے۔ مولوی عبدالعلی صاحب اس مجلس میں تشریف لائے۔ اور آنریبل نواب ذوالفقار علیخان صاحب اور خانصاحب احسان علی خان اور کئی اور معزز لوگ بھی اس مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ منشی احمد الدین صاحب نے مولوی عبدالعلی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کی کہ آیت کے معنے کے متعلق استفسار کرنے کے لئے میری طرف سے (میری طرف اشارہ کر کے) یہ وکیل ہیں۔ میں نے کہا منشی صاحب براہ مہربانی آپ مولوی صاحب کی تقریر کو دہرائیں۔ تا وہ تصدیق کر دیں یا وہ خود ہی اسکے معنی بیان کر دیں۔

منشی صاحب نے آیت پڑھ کر وہی تقریر دہرائی۔ جو اوپر لکھی جا چکی ہے۔ مولوی صاحب نے اسکی تصدیق فرمائی۔ میں نے مولوی عبدالعلی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ جناب مولوی صاحب مما تنبت الارض کے معنے مٹی آپ کس دلیل سے لیتے ہیں۔

مولوی صاحب! آپ دلالت کی قسمیں بیان کریں۔

حافظ۔ یہ سوال مجھ پر کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ میں دلالت

کی قسمیں بیان کردں۔ آپ ہی دلالت کی قسمیں بھی بیان کریں۔ اور جس دلالت کی رُو سے مما تنبت الارض کے معنے سٹی کے ہیں۔ اسے آیت کے معنی پر چسپان کریں

مولویصاحب ۔ نہیں صاحب دلالت کی اقسام کا بیان کرنا آپکے ذمہ ہوگا ۔

حافظ ۔ دیکھئے ! مولوی صاحب ایک آیت ہے۔ جس کے معنے آپنے بیان کئے ہیں۔ ان معنی کے ایک حصہ کے متعلق آپ سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ لیکن آپ بجائے جواب دینے کے مجھ پر اُلٹا سوال کرتے ہیں۔ تاکہ ہم اس آیت کی تحقیق سے نکلکر کسی اور بحث میں پڑجائیں اسلئے آپ ہی دلالت کی اقسام بھی بتلائیں۔ اور جس دلالت سے آپکا مدعا ثابت ہوتا ہے۔ پیش کریں ۔

کچھ دیر مولوی صاحب اسی الجھن میں پھنسے رہے۔ اور اصل مقصد کی طرف نہ آئے۔ آخر کار حاضرین مجلس میں سے بعض نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ ہی دلالت کی اقسام بیان کر دیں تاکہ کسی نتیجہ پر پہونچا جائے۔

اسپر میںنے دلالت کی وہ قسمیں جو منطق کے مقدمات میں ہیں۔ بیان کر دیں۔ اور وضع کے اقسام جو مسلم الثبوت کے دوسرے مقالہ میں ہیں۔ ان کا ذکر کیا۔ اسکے بعد میںنے کہا۔ لیجئے اب ان اقسام میں سے جس قسم کے ساتھ آپ چاہیں۔ اثبات مدعا کریں۔ آخر مولوی صاحب دلالت تضمنی و مجاز باعتبار ما یؤل الیہ کے ساتھ متمسک ہوئے۔ اور اس بحث میں میری طرف سے بہت ردو قدح ہوئی۔ مجلس نے جب دیکھا کہ یہ بحث اصطلاحات میں ہو رہی ہے۔ اور حاضرین کو کچھ پتہ نہیں لگتا۔ تو خان صاحب محمد علیخان صاحب نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ اس مولویانہ بحث سے حاضرین کو کچھ سمجھ نہیں آتا۔ اسلئے ہر دو مناظر اپنے اپنے معنے لکھ دیں۔ اور وہ جناب آنریبل نواب ذوالفقار علی صاحب کے سپرد کئے جائیں اور وہ اپنے طور پر علماء سے دریافت کریں کہ کس کے معنے صحیح ہیں۔ مولوی محمد تقی صاحب نے فرمایا۔ یہ امر کوئی معمولی نہیں۔ اگر حافظ روشن علی صاحب کے معنے صحیح ہوئے۔ تو سلسلہ احمدیہ کی سچائی ثابت ہو جائیگی اور شیعیت کو شکست ہوگی۔ اور مولوی عبدالعلی صاحب کے معنوں کا غلط ہونا احمدیوں کے لئے فتح عظیم کا باعث ہوگا۔ اسکے بعد ہر دو فریق نے معنے لکھ کر آنریبل نواب صاحب کے سپرد کر دئے۔ پھر آج تک آنریبل خانصاحب نے مجھے نہیں بتایا کہ کس کے معنے صحیح ہیں؟ یوں اپنے طور پر مجھ کو خبر ملی ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر اقبال اور پروفیسر مارگولی ایتھ یوروپین کے روبرو دونوں معنے پیش کئے۔ ان دونوں نے میرے معنوں کی تائید کی۔

ذیل میں میں اپنے معنوں کو لکھ دیتا ہوں تاکہ ناظرین کرام کو ان معنوں کی تحقیق کا موقعہ ملے۔ اور مولوی عبدالعلی صاحب سے معلوم کریں کہ وہ اپنے قول سابق پر قائم ہیں یا اس سے رجوع کر لیا ہے۔ اگر ضرورت پڑی۔ تو اس بحث کو مفصل لکھ دیا جائے گا۔ فی الحال استفسار کے جواب میں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی قدر کافی سمجھا گیا ۔

سبحان الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمون ۔ (یٰسین رکوع ۳)

(ترجمہ) پاک ذات اسکی ہے جس نے تمام جوڑوں کو یعنی ہر ایک نوع اور اقسام کو پیدا کیا۔ کچھ تو ان اقسام سے ہیں۔ جو کہ زمین اگاتی ہے۔ اور خود انسانوں سے بھی اور ان چیزوں میں سے جن کو انسان نہیں جانتے جیسے بری و بحری ہزاروں قسم کے حیوانات و نباتات ہیں۔ جن کی انسان کو کچھ معرفت نہیں ۔

تشریح ۔ حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ نباتات اور بشر اور دیگر حیوانات کو جس نے پیدا کیا ہے وہ نہایت پاک اور ہر ایک نقص سے منزہ ہے یعنی ازدواج کا لفظ جو آیت میں وارد ہے۔ اسکے مابعد کے الفاظ میں انکی اقسام کی طرف اشارہ کیا ہے آیت کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ازدواج سارے کے سارے ان تین چیزوں سے بنائے گئے ہیں یعنی یہ تین چیزیں ازدواج کے مادہ میں داخل ہوں۔ اور ازدواج ان تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہو۔ جیسے کہ دودھ۔ مائیت اور پنیر اور چکنائی سے مرکب ہے یعنی پانی اور پنیر اور چکنائی کے مجموعہ کا نام دودھ ہے۔ ایسا ہی ازدواج مما تنبت الارض [۱] ومن انفسھم [۲] ومما لا یعلمون ان تین کا مجموعہ ہو۔ یہ مراد آیت کی ہرگز نہیں۔ بلکہ ازدواج کے متعلق تشریح کی گئی ہے۔ کہ جن ازدواج کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ تین قسم پر ہیں :۔

(۱) مما تنبت الارض ۔

(۲) من انفسھم ۔

(۳) مما لا یعلمون ۔

مولوی عبدالعلی صاحب کا جو بیان میں سمجھا وہ یہ تھا کہ وہ ازدواج کو ان تین چیزوں سے مرکب اور مخلوق مانتے تھے۔ جیسا کہ خلقکم من تراب میں تراب مخاطبین کے لئے بطور مادہ کے ہے ۔

یقولون لیلیٰ بالعراق مریضۃ
فما لک لا تضنی و انت صدیق

خدا جانے کیا بات ہے تیرہ سال سے یہ شعر یاد نہیں آیا تھا مگر آج صبح آنکھ کھلتے ہی زبان پر جاری تھا ناچار قیس کی ترجمانی کی۔ لیلیٰ اور عراق دونوں کے جدا جدا ہیں لیلیٰ اشعار میں بھی فرق لازمی تھا۔

سُنتا ہوں میں مریض ہے لیلیٰ عراق میں
حالت خراب کیوں نہ ہو میری فراق میں

اللہ کوئی بھی نہ مرض میں ہو مُبتلا
اور خاص کر جو رہتا ہو میرے عراق میں

چکر لگا چکا ہوں کئی صبح و شام میں
لیکن نہیں پہنچ سکا اسکے رواق میں

کہنے لگے کہ آپ سے ملتا رہوں گا میں
یہ بات تو کہی گئی یونہی مذاق میں

پیغام صلح دے کے وہ کرتے ہیں اور جنگ
حد سے بڑھے ہوئے ہیں نفاق و شقاق میں

غیروں سے میل جول ہے ہم سے بگاڑ ہے
جانے ملا ہے کیا انہیں اس افتراق میں

جب ان سے کچھ جواب نہ آیا تو میںنے خود
اپنی طرف خطوط لکھے اشتیاق میں

سمجھیگا کون یہ کہ دیا اکمل آج کیا
جوش تپ فراق ۔ دفور مراق میں (۱۸ر فروری ۱۹۱۷ء)

سالانہ رپورٹ انجمن احمدیہ لائلپور

ذیل میں انجمن احمدیہ لائلپور کی سالانہ رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ جو اگرچہ بہت مختصر اور سطحی حالات پر مبنی ہے۔ تاہم ہم بڑی خوشی کے ساتھ درج اخبار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہماری تحریک پر اگر سب سے پہلے کسی انجمن کے سکرٹری صاحب نے توجہ فرمائی ہے تو وہ اسی انجمن کے سکرٹری ہیں۔ کاش! دیگر سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ بھی قسابل سستی اور عدم توجہی سے کام نہ لیتے۔ تو اس وقت تک ہم کئی ایک انجمنوں کی رپورٹیں شائع کرنے کا فخر رکھتے ۔ (ایڈیٹر)

انجمن ہذا کا سال اکتوبر سے شروع ہو کر ستمبر کو ختم ہوتا ہے انجمن ہذا کے پریزیڈنٹ شیخ مولا بخش صاحب نے بماہ اپریل یا مئی اپنے اعتقادات کا اتفاق لاہوری پارٹی سے کر کے اعلان کر دیا۔ اسلئے انجمن نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۷ مئی ۱۹۱۶ء میں شیخ اصغر علی صاحب کو اپنا پریزیڈنٹ منتخب کیا۔ شیخ اصغر علی صاحب کے پریزیڈنٹ منتخب ہونے پر انہیں سکرٹری کے عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑا۔ اور اسی اجلاس میاں محمد یوسف انکی جگہ سکرٹری مقرر ہوئے۔

شیخ اصغر علی صاحب ہی صاحب نے حسب ایماء سکرٹری بابو سردار احمد صاحب محاسب مقرر کر کے انہیں سبکدوش کیا گیا۔ چوہدری دلبر داد خان صاحب کی تبدیلی کی وجہ سے منشی عبید اللہ صاحب محصل مقرر کئے گئے۔

شیخ مسعود اصغر علی صاحب بدستور سابق امین رہے۔ اس عہد حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے انجمن ہذا کو ایک مبلغ صاحب عطاء فرمائے گئے۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے اپنے فرائض کا حقہ ادا نہ کئے۔ اسکے متعلق انجمن ترقی اسلام قادیان کو رپورٹ کیگئی۔ اور معاملہ انجمن مذکور کے زیر غور ہے۔

مبلغ صاحب کی آمد پر درس کا انتظام کیا گیا۔ یعنی شام کے بعد حدیث شریف اور صبح کے بعد قرآن شریف کا درس۔ حدیث شریف کا درس تو گرمیوں کی وجہ سے بند ہو گیا۔ لیکن قرآن شریف کا درس بالعموم بدستور جاری رہا۔ البتہ ایام دورہ مبلغ صاحب میں درس تدریس کتاب حکیم کا ناغہ ہو جاتا رہا۔ لیکن مبلغ صاحب کے بعد خدائے عزوجل کے فضل و کرم سے جناب مکرم مخدومنا ماسٹر ہدایت اللہ صاحب پنشنر گوجرات سے یہاں تشریف فرما ہو گئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے باقاعدہ درس قرآن شریف شروع فرما دیا ہوا ہے۔ الحمد للہ کہ ہر روز بلاناغہ درس سے مستفید فرما رہے ہیں اور نمازیں بھی عام طور پر انکی اقتدا میں پڑھی جاتی ہیں۔

آمد۔ سال زیر رپورٹ میں [illegible] روپیہ ہوئی جس میں سے بعد وضع [illegible] چندہ برائے اغراض مقامی [illegible] صدر انجمن میں روانہ ہوئے۔ اور [illegible] روپیہ مبلغ صاحب کو دیئے گئے۔ [illegible] کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

رسید نمبر ۲۸۲ - مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۱۵ء	[illegible]
" " ۵۱۵ مورخہ ۳ر دسمبر ۱۹۱۵ء	[illegible]
" " ۶۸۴ - مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۱۶ء	[illegible]
" " ۱۹۰۹ - مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۱۶ء	[illegible]
" " ۲۲۶۳ - مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۱۶ء	[illegible]
معرفت بابو وزیر خان احمدی مہاجر	[illegible]
رسید نمبر ۲۹۴۲ - مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۱۶ء	[illegible]
کل [illegible]	

بقایا سال قابل ترسیل صرف [illegible] ہے

عام حالات :- لائلپور کی جماعت میں بہت ہی تھوڑے احباب ہیں۔ اور عام طور پر ایک کمزور جماعت ہے۔ لیکن تاہم دینی کاموں میں ہمت سے بڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ کوئی مسجد نہیں۔ ایک مکان کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ تاکہ احباب ملکر نمازیں ادا کر سکیں۔ لیکن باوجود کئی بار کی تحریکوں کے نماز کی ادائگی باقاعدہ نہیں۔

اشاعت :- بماہ ستمبر احقر نے ایک رسالہ کاشف حقیقت تائید سلسلہ میں مفت شائع کیں۔

افسوس ہے کہ اس رپورٹ کے لکھنے میں غیر معمولی دیر ہو گئی ہے۔ وجہ صرف یہ تھی کہ یہ پہلی رپورٹ ہے۔ جو اس انجمن کی طرف سے ارسال ہوئی ہے۔

خاکسار محمد یوسف سکرٹری

جماعت احمدیہ سے ایک ضروری درخواست

حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے قطعاً کون ناواقف ہے

براداران! مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ۲۷ر ستمبر ۱۹۱۶ء کے پیغام لاہور میں مندرجہ ذیل الفاظ اپنی طرف سے چھپوائے "اس شخص کی بات ماننے کے قابل ہے۔ جس کا ساختہ پرداختہ حضرت بھی منظور فرما گئے ہیں۔ اور جن کو فرشتہ ہونے کا خطاب دیا تھا جن کا علم و فضل مسلم ہے یا اس شخص کا جس نے اور علوم کی جو تحقیق کی ہو گی اس سے ہمیں سروکار نہیں۔ حضرت صاحب کی کتابوں سے بھی قطعاً ناواقف ہے اور اسکی بیسیوں مثالیں موجود ہیں کہ نہایت تحقیر کے ساتھ وہ حضرت صاحب کی تحریرات کا ذکر کرتا ہے مثلاً حضرت صاحب تو فرماتے ہیں کہ :- جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمنہ عفیفہ میں تھے۔ تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تو بیٹا جنیگی۔ اس کا نام احمد رکھنا۔ اور میاں صاحب فرماتے ہیں۔ آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔ یہ بات کسی کی بنائی ہوئی ہے۔ میاں صاحب غور کیجئے کہ یہ کس کی بنائی ہوئی بات ہے؟ مسیح موعود کی؟"

(پیغام ۲۷ر ستمبر ۱۹۱۶ء)

اس عبارت کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جب یہ الفاظ لکھے۔ تو حضرت اقدس کی وہ کتاب یا اشتہار مولوی صاحب موصوف کے سامنے پڑا ہو ہوگا۔ اسوجہ سے وہ نہایت غضب میں آکر بڑی حقارت سے حضرت میاں صاحب کو کتب مسیح موعود سے ناواقف بلکہ قطعاً ناواقف ٹھہراتے ہیں۔ گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ کو فرشتوں کا کہنا کہ احمد نام رکھنا اور آپ کی والدہ کا یہ نام نہ رکھنا باہم متناقض نہیں۔ مگر ایک حوالہ نہ جاننے سے کسی کو قطعاً ناواقف بھی نہیں کہہ سکتے۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ جب حوالہ پوچھا جاتا ہے تو مولوی صاحب اور ادھر باتوں میں لگانا چاہتے ہیں۔

واسطے تمام مبائعین جماعت احمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر۔ قصبہ۔ گاؤں یا قرب وجوار کے غیر مبائعین حامیان پیغام سے اس حوالہ کا مطالبہ کریں۔ جسکی بناء پر ان کے مزعوم امیر نے اسقدر ددن کی لی ہے اور تعلی کی ہے۔ ۲۷ ستمبر کے پیغام کے الفاظ انکے سامنے رکھیں۔ اور پھر پوچھیں کہ حضرت صاحب نے کہاں یہ لکھا ہے۔ اِدہر اُدہر طعنوں معنوں سے اصل بات ٹلنے نہ دیں۔ جو جواب دیں۔ اس سے مجھے اطلاع کریں۔ داتہ کے محی نین۔ سید حیات علی شاہ۔ لائل پور کے شیخوں۔ وزیر آباد کے شیخ محمد جان۔ سیالکوٹ کے شیخ مولا بخش۔ ڈیرہ غازیخان کے مولوی عزیز بخش۔ پشاور کے مولوی غلام حسن صاحب۔ امروہہ کے مولوی محمد احسن صاحب۔ پٹیالہ کے مولوی عبداللہ خان سے بالخصوص دریافت کیا جائے۔ (اکمل)

وی پی آتے ہیں!

جن احباب کا چندہ الفضل ماہ فروری میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۷ مارچ کا پرچہ وی پی ہوگا۔ اُمید ہے کہ احباب وصول فرماکر مشکریہ کا موقعہ دینگے۔ اس سے پہلے جو وی پی یکم فروری کو ان احباب کے نام کئے گئے تھے جن کا چندہ دسمبر یا جنوری میں ختم ہوتا تھا انہیں سے تقریباً ۲۰ انکاری واپس آئے گویا اتنے خریدار کم ہوگئے۔ اسلئے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وی پی انکاری کرکے نقصان نہ پہنچائیں۔ مینیجر الفضل

فہرست نومبائعین

- این کونجا موٹی صاحب مالابار
- پی احمد کبھی صاحب ۔ ”
- اِی محی الدین صاحب ”
- ایم عبدالرحمن صاحب ”
- کریم بخش صاحب۔ ضلع گجرات
- سردار محمد خانصاحب قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان۔
- احمد علی صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
- اہلیہ احمد علی ” ”
- حسین بخش صاحب ۔ ” ”
- حسین بی بی ۔ ” ”
- نعمت خان صاحب۔ ضلع ہوشیارپور
- کامدار خان صاحب ۔ ” ”
- مہدی خان صاحب ۔ ” ”
- عزیز احمد صاحب ۔ ” ”
- مبارک بی بی ۔ ” ”
- جماعت بی بی ” ”
- وزیر بی بی ” ”
- میاں اللہ دتا صاحب ضلع جھنگ
- غلام محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
- شیخ علی صاحب ۔ میسور
- بشیر احمد صاحب ضلع ملتان
- اہلیہ علی محمد صاحب ۔ ” ”
- اہلیہ مہر امام الدین صاحب ۔ ” ”
- نذیر احمد صاحب ۔ ” ”
- عائشہ بی بی ۔ ” ”
- احمد خان صاحب ۔ ضلع ہوشیارپور
- جنت بی بی ۔ ” ”
- ہاجرہ بی بی ۔ ” ”
- محمد علی صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
- رحمت بی بی ۔ ضلع شاہپور
- ڈاکٹر سلطان علی صاحب ضلع ہوشیارپور
- میر بخش صاحب۔ اٹاوہ
- محمد اشرف صاحب ۔ ” ”
- محمد بخش صاحب ضلع جالندھر
- کریم بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
- تاج الدین ” ” ”
- والدہ صاحبہ منشی عزیز الدین صاحب ۔ بھاگلپور
- بیگم بی بی۔ ضلع ملتان
- ہاجرہ بی بی ۔ ” ”
- رسول بی بی ۔ ” ”
- زہرہ بی بی ۔ ” ”
- خدیجہ بی بی ۔ ” ”
- حیات بی بی ۔ ” ”
- سکینہ بی بی ۔ ” ”
- محمد یوسف صاحب ” ”
- نور محمد صاحب ” ”
- آمنہ بی بی ۔ ” ”
- مریم بی بی ۔ ” ”
- فاطمہ بی بی ۔ ” ”

بیعت خلافت

میاں عبدالمجید صاحب پوربی سرائے مونگھیر

اشتہارات

ضرورت نکاح

پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے نکاح ثانی کا ارادہ ہے۔ پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ۔ اول درجہ کا پٹواری۔ ۴۰ بیگھہ زمین ذات ارائیں سکونت قصبہ سنور۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت۔ پتہ یہ ہے محمد علی احمدی پٹواری گھڑونواں تحصیل سنور ریاست پٹیالہ

ضرورت شادی

جائداد ایک مکان قریباً ۳ ہزار روپیہ کا ہے۔ پانچ چھ سو نقد اور روزانہ آمد قریباً سوا روپیہ۔ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ باغبان قوم والے احمدی خط و کتابت فرمائیں تو بہتر ہے۔

نظام الدین بکی دروازہ۔ لاہور

پتھر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ چھ سال سے بنگال کے جھریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ کا کاروبار کرتا ہوں اور اسمیں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے پس ضرورت والے تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم کوئلہ کے لئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرمادیں۔ انشاء اللہ نہایت قلیل نفع پر تعمیل کرونگا۔ کم از کم ایک بار معاملہ کرکے ضرور آزمائیے۔ پتہ یہ ہے:۔

عبدالکریم احمدی کول مرچنٹ پوسٹ آفس تھرارہ

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں۔ چونکہ اعصاب کا مبداء دماغ ہے۔ اور ان کا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے۔ اسلئے یہ گولیاں مقوی دماغ اور مقوی معدہ اور مقوی حافظہ اور کثرت بول کے لئے ازحد مفید ہیں دماغی محنت کی تھکان کو رفع کرتی ہیں اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں۔ قیمت فی درجن عہ۔ اور ایک درجن سے اوپر فی گولی ۱مہ اور فیصدی چھ روپے چار آنہ۔ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لئے ایکروپیہ میں ۱۵ گولیاں۔ اس سے اوپر فی گولی ۱مہ اور فی سیکڑہ صہ پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔ ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ